سوال

ح کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ولی کے بغیر نکاح کی شرعی حیثیت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

،اسلامیہ میں مردوزن کو بدکاری فحاشی، عریانی اور بے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کی انتہائی اہمیت وارد ہوئی ہے۔ شیطان جو انسان کا ازلی دشمن ہے اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔ موجودہ معاشرے میں بھی امت مسلمہ میں بدکاری وفحاشی کو عروج دینے۔

وَأَنكِحُوا الأَيٰمىٰ مِنكُم وَالصّـٰلِحينَ مِن عِبادِكُم وَإِمائِكُم ۚ إِن يَكونوا فُقَراءَ يُغنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضلِهِ ۗ وَاللَّهُ وٰسِعٌ عَليمٌ ﴿٣٢﴾... النور

''تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں اور تمہارے لونڈی غلاموں میں جو صالح ہوں ان کے نکاح کردو اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔'' (النور: ۳۲)

گے فرمایا:

وَليَستَعفِفِ الَّذينَ لا يَجِدونَ نِكاحًا حَتّىٰ يُغنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضلِهِ... ﴿٣٣﴾... النور

ر جو نکاح کا موقع نہ پائیں انہیں چاہیے کہ عفت مابی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے''۔

یات میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کا امر بیان کیا ہے اور یہ بھی بتایا کہ جنہیں نکاح کی استطاعت نہ ہو وہ اپنے آپ کو پاک وصاف رکھیں اور بدکاری وزنا سے بچے رہیں۔ اس کی مزید تشریح اس حدیث سے ہوتی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ماعَ الباءَةَ فَليَتَزَوَّج، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلبَصَرِ وَأَحصَنُ لِلفَرجِ، وَمَن لَم يَستَطِع فَعَلَيهِ بِالصَّومِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجاءٌ»

یں سے جو شخص اسبابِ نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے وہ روزے رکھے کیونکہ روزے آدمی کی طبیعت کا جوش ٹھنڈا کردیتے ہیں''۔ (بخاری ومسلم)

رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ن لم يعمل بسنتي فليس مني.))

''نکاح کرنا میری سنت ہے۔جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ سے نہیں'' (ابن ماجہ: ۱۸۴۶)

ر میں نکاح کو سکون اور محبت ورحمت کا باعث قرار دیا گیا ہے اور کہیں (محصنین غیر مسافحین) کہہ کر بدکاری سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا بدکاری اور زناکاری سے بچنے کے لے ہمیں نکاح جیسے اہم کام کو سرانجام دینا چاہیے اور اس کے لئے طریقہ کار رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ احکامات۔

۱) اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلا تَنكِحُوا المُشرِكـٰتِ حَتّىٰ يُؤمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤمِنَةٌ خَيرٌ مِن مُشرِكَةٍ وَلَو أَعجَبَتكُم ۗ وَلا تُنكِحُوا المُشرِكينَ حَتّىٰ يُؤمِنوا ۚ وَلَعَبدٌ مُؤمِنٌ خَيرٌ مِن مُشرِكٍ وَلَو أَعجَبَكُم... ﴿٢٢١﴾... البقرة

''اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن غلام، مشرک سے بہتر ہے۔ اگرچہ تمہیں بہت پسند ہو''۔ (البقرہ: ۲۲۱)

م ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی ارقام فرماتے ہیں:

، قال محمد بن علیین الحسین النکاح بولی فی کتاب اللہ تعالی ثم قرأ (وَلَا تُنكِحُوا المُشرِكينَ)

آن ۳/۴۹)

مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: (ولا تنکحوا) خطاب مردوں سے ہے کہ تم اپنی عورتوں کو کافروں کے نکاح میں نہ دو۔ حکم خود عورتوں کو براہِ راست نہیں مل رہا ہے کہ تم کافروں کے نکاح میں نہ جاؤ۔ یہ طرزِ خطاب بہت پُر معنی ہے۔ صاف اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ مسلمان عورتوں کا

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی طراز ہیں:

ظہری ۱/۴۵۸)

ت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالی نے اس بات کی توضیح فرمادی ہے کہ مسلمان عورت کے نکاح کا انعقاد اس کے ولی کے ذریعے ہونا چاہیے اس لئے فرمایا: (ولا تنکحو) کہ تم اپنی عورتوں کو مشرکوں کے نکاح مں نہ دو اگر ولی کا نکاح میں ہونا لازم نہ ہوتا تو اللہ تعالی اس انداز سے خطاب نہ فرماتا بلکہ عورتوں کو حکم دیۃ

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزوٰجَهُنَّ إِذا تَرٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ... ﴿٢٣٢﴾... البقرة

''اورجب تم عورتوں کوطلاق دے دواوروہ اپنی عدت کوپوراکرلیں توانہیں اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکوجب وہ آپس میں اچھی طرح راضی ہوجائیں۔'' (بقرہ : ۲۳۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی الباری شرح صحیح بخاری ۹/۹۴ رقمطراز ہیں :

،أصرح دلیل علی اعتبار الولی وإلا لما لعضلہ معنی ولانہا لوکان لہا ان تزوج نفسہا لم إلی أخیہا ومن کان امرہ إلیہ لا یقال إن غیرہ منعہ منہ "

آیت ولی کے معتبر ہونے کی سب سے واضح دلیل ہے اوراگرولی کا اعتبار نہ ہوتا تواس کوروکنے کا کوئی معنی باقی نہیں رہتا۔ اگرمعقل کی بہن کے لئے اپنا نکاح خودکرنا جائزہوتا تووہ اپنے بھائی کی محتاج نہ ہوتی اوراختیارجس کے ہاتھ میں ہواس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتاکہ کسی نے اس کوروک دیا۔''

م قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

لنکاح بغیر ولی لأن اخت معقل کانت ثیبا ولوکان الأمر إلیہا دون لزوجت نفسہا ولم تحتج إلی ولیہا معقل فالخطاب إذا فی قولہ (فَلَا تَعۡضُلُوهُنَّ) للأولیاء وإن الأمر فی التزویج مع رضاہن۔"

، آیت کریمہ میں اس بات کی دلیل ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائزنہیں اس لئے کہ معقل بن یسارکی بہن طلاق یافتہ تھیں اوراگرولی کے بغیر معاملہ اس کے اختیارمیں ہوتا تووہ اپنا نکاح خودکرلیتی اوراپنے ولی معقل کی محتاج نہ ہوتی اوراس آیت کریمہ میں (فلا تعضلوھن) میں خطاب اولیاء کوہے نکاح میں عورتَ

[illegible] ۳۰۲۱/ امیں لکھی ہے اوراسی بات کوامام طبری نے اپنی تفسیر طبری ۲/۴۸۸ میں صحیح قراردیا ہے۔ فتح الباری کتاب النکاح ۹۰۹۔

، طرح نکاح کاذکرکرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

فَانكِحُوهُنَّ بِإِذۡنِ أَهۡلِهِنَّ... ۲۵ ...النساء وَأَنكِحُواْ الۡأَيَامَىٰ مِنكُمۡ...۳۲ النور

ان آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے عورت کے اولیاء کوخطاب کیا ہے کہ وہ نکاح کرنے کے امرکوسرانجام دیں۔ اگرنکاح کا معاملہ عورت کے [illegible] :

دورجاہلیت میں ولی کی اجازت کے ساتھ نکاح کے علاوہ بھی نکاح کی کئی صورتیں رائج تھیں جن کی تفصیل صحیح بخاری میں اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں :

فنکاح منہا نکاح الناس الیوم یخطب الرجل إلی الرجل ولیہ اوابنتہ فیصدقہا ثم ینکحہا۔))

، میں سے ایک نکاح جوآج کل لوگوں میں رائج ہے کہ آدمی دوسرے آدمی کے پاس اس کی زیرولایت لڑکی یااس کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجتا۔ اسے مہردیتا پھراس سے نکاح کرلیتا۔''

ر نکاح کی کچھ دوسری صورتیں ذکرکیں جوکہ ولی کی اجازت کے بغیر رائج تھیں آخرمیں فرمایا :

مد صلی اللہ علیہ وسلم بالحق ہدم نکاح الجاہلیۃ کلہ إلا نکاح الناس الیوم۔))

، صلی اللہ علیہ وسلم کوحق کے ساتھ مبعوث کیا گیا توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے تمام نکاح منہدم کردیئے سوائے اس نکاح کے جوآج کل رائج ہے''۔

، سے یہ معلوم ہواکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں نکاح کی صرف ایک صورت باقی رکھی جوکہ ولی کی اجازت پرمبنی ہے اورولی کی اجازت کے علاوہ نکاح کی تمام صورتوں کومنہدم کردیا۔ لہٰذا جونکاح ولی کی اجازت کے بغیر کیا جائے وہ جاہلیت کے نکاح کی صورت ہے۔جس کی اسلام میں کوئی گنجا

وسیٰ الأشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح إلا بولی۔))

عون ۱۰۲،۱۰۱/۲۔ ترمذی ۱ ابن ماجہ ۱۸۸۰/ می ۲/۲۱، ابن حبان (۱۲۴۳ طحاوی ۳/۳۶۴، ۸،۹/ احمد ۴/۳۹۴، ۴/۴۱۳، ۴۱۳، طیالسی (دار قطنی ۳/۲۱۸۔ حاکم ۲/۱۷۰، بیہقی ۷/۱۰۷، [illegible] ۲/۱۳۶)

اکم ۲/۱۷۲)

وسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علاوہ تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس حدیث کے راوی ہیں اوراللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالی شان اس بات پرنص قطعی کاحکم رکھتا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

، ولیہا فنکاحہا باطل ثلاثا فإن أصابہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا فإن اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ۔))

''جس بھی عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیرنکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ فرمائی اگراس مردنے اس کے ساتھ صحبت کرلی توعورت کومہردینا ہے اس وجہ سے کہ جواُس نے اس کی شرمگاہ کوحلال سمجھا۔ اگروہ (اولیا) جھگڑا کریں توجس کا کوئی ولی نہ ہ

ں حدیث کی شرح میں محدث عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ رقمطرازہیں :

"والحدیث یدل علی أن لا یصح النکاح إلا بولی۔"

''یہ حدیث اس بات پردلالت کرتی ہے کہ ولی کے بغیرنکاح صحیح نہیں''۔

گے مزید فرماتے ہیں :

حق ان النکاح بغیر الولی باطل کما یدل أحادیث الباب۔"

''حق یہی ہے کہ ولی کے بغیرنکاح باطل ہے جیساکہ اس پرباب کی احادیث دلالت کرتی ہی۔'' (عون المعبود ۲/۱۹۱، طبع ملتانی)

ہ رضی اللہ عنہا میں ''ایّما'' کلمہ عموم ہے.جس میں باکرہ 'ثیبہ چھوٹی بڑی ہرطرح کی عورت داخل ہے کہ جوبھی عورت ولی کے بغیراپنا نکاح ازخودکرے اس کا نکاح باطل ہے۔ رسول مکرم کی یہ حدیث اس بات پرنص وقطعی ہے کہ ایسا نکاح باطل ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہی :

" وَالعَمَلُ فِي هَذَا البَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ، [ص :403] وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا : «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ» مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَالحَسَنُ البَصْرِيُّ، وَشُرَيْحٌ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ، وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَالأَوْزَاعِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ المُبَارَكِ، وَمَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ

ذی ۴۱۱،۴۱۰/۳)

اب ائمہ محدثین کے چندحوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

امام مالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ المجتھد ۲/۷ لکھتے ہیں :

"لا یکون نکاح إلا بولی وأنہا شرط فی الصحۃ."

لک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے اور یہ ولایت نکاح کی صحت میں شرط ہے یعنی اگر ولایت مفقود ہوئی تو نکاح درست نہیں ہوگا۔''

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فقہ حنبلی میں بھی نکاح کے لئے ولی ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ امام ابن قدامہ حنبلی رقمطراز ہیں :

ی، وَابنِ مَسْعُودٍ، وَابنِ عَبَّاسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ-رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُم-. وَإِلَيْهِ ذَهَبَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنُ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، وَالثَّوْرِيُّ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُبْرُمَةَ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَعُبَيْدُ اللّٰہِ الْعَنْبَرِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَإِسْحَاقُ، وَأَبُو عُبَيْدٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ"

امہ ۹/۳۴۵)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ : اس آیت وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ... البقرۃ ۲۳۲ کے بارے میں فرماتے ہیں :

ہذہ أبین آیۃ فی کتاب اللہ دلالۃ علی أن لیس للمرأۃ ان تتزوج بغیر ولی."

ت کریمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس بات پر دلالت کے اعتبار سے واضح ترین ہے کہ عورت کو بغیر ولی کے نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔''

ر آگے مزید فرماتے ہیں :

"إن العقد بغیر ولی باطل (کتاب الام مختصر للامام مزنی ص 163)

ولی کے بغیر عقد قائم کرنا باطل ہے''۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ :

لمرأۃ أن تزوج نفسہا ولا یجوز لہا أن توکل فی زواجہا غیر ولیہا وإذا کان لا یجوز لہا ان تزوج مفسہا فلا تجوز لہا ان تزوج غیرہا من باب أولی."

''ولی کے بغیر نکاح نہیں اور اسی بنا پر عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنا نکاح خود کرے اور نہ یہ جائز ہے کہ اپنے نکاح کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو متعین کرے اور جب اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنا نکاح خود کر سکے تو اس کے لئے کسی دوسری عورت کا نکاح کرنا بالاولیٰ جائز نہیں۔''(موسو

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

یر ولی او وکلت غیر ولیہا فی تزویجہا فالنکاح باطل ویفرق بینہما قبل الدخول و بعدہ."

ری ۸۹۷)

امام ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ کے استاد الاستاد ہیں اور ان کے اقوال پر فقہ حنفی کا دارومدار ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے فرماتے ہیں :

بیدہا النساء إنما العقد بید الرجال."

شیبہ ابراہیم النخعی ۱/۶۷۷)

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ کتاب وسنت اور جمہور ائمہ محدثین کے نزدیک عورت کا نکاح ولی کے بغیر قائم نہیں ہوسکتا۔ جو عورت اپنا نکاح خود کرلیتی ہے ایسا نکاح باطل ہے اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی تاکہ وہ ناجائز فعل کے مرتکب نہ ہوں۔

موجودہ دور میں کئی ایک ایسے واقعات رونما ہوچکے ہیں کہ لڑکیاں گھروں سے فرار اختیار کرکے اپنے عاشقوں کے ساتھ عدالت میں جا [illegible]

مندرجہ بالا صریح دلائل کی روشنی میں مذکورہ جسٹس کا یہ بیان انتہائی غلط اور قرآن وسنت کے دلائل سے لاعلمی وناواقفیت پر مبنی ہے اور انتہائی قابل افسوس ہے مسلمانوں کا قانون کتاب وسنت ہے۔ جس میں ایسے دلائل اور اصول تواتر کے ساتھ موجود ہیں کہ مسلم لڑکی بالغ ہو یا مطلقہ یا کنواری کا نکاح ولی کی اجا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

1

محدث فتویٰ